دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر 29604
تاریخ 10/29/2016
رابطہ نمبر
ای میل

نام محمد طیب
پتہ لاهور
موضوع نماز
کاتب محمد عبداللہ

مطلوب عمومی

بسم اللہ الرحم ?ن الرحیم السلام علیکم ورحم? اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام نماز میں عمل کثیر کیا ہے کب لازم آتا ہے اور عمل کثیر کي کیا کیا صورتیں ہیں اور مندرجہ ذیل صورت حال میں نماز باقي رہے گي یا کہ لوٹاني پڑے گي؟ 1-امام صاحب نماز کے کسی بھی رکن میں ایک بار خارش کریں تو نماز کي صحت پر کیا اثر پڑے گا اگر دو بار کریں پھر کیا اثر پڑے گا اور اگر تین بار کریں پھر کیا اثر پڑے گا؟ 2-امام صاحب رکوع سے اٹھتے وقت اپنی قمیض کو پیچھے یا آگے کي طرف سے ایک ہاتھ سے سیدھا کریں تو نماز کي صحت پر کیا اثر پڑے گا اور اگر دونوں ہاتھوں کا استعمال کریں تو نماز پر کیا اثر پڑے گا؟ اور کیا ایک ہاتھ سے قمیض کو سیدھا کر سکتے ہیں؟ 3-امام صاحب سجدے میں جاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے شلوار کو اوپر کي طرف کھینچیں اور پھر سجدے میں جائیں تو نماز کي صحت پر کیا اثر پڑے گا؟ 4-امام صاحب جب دونوں سجدوں کے درمیان جلسے میں بیٹھتے ہیں تو دونوں ہاتھوں سے اپنی قمیض کو سیدھا کرتے ہیں اس صورتحال میں نماز پر کیا اثر پڑے گا اور کیا ایک ہاتھ سے قمیض کو سیدھا کر سکتے ہیں؟ 5-ہماري مسجد کے امام صاحب مندرجہ بالا تمام کام نماز میں کرتے ہیں کیا آیا اس صورت میں ہماري نماز ہو جاتي ہے یا نہیں اگر نہیں ہوتي تو ہم نے پچھلے چھ سال ان کے پیچھے نماز پڑھی ان نمازوں کا کیا حکم ہے اور مسجد کے امام کو بتایا جائے کہ وہ نماز میں عمل کثیر نہ کرے اگر پھر بھی کرے تو ہمارے لئے اس مسجد میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے جزاکم اللہ خیرا

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح ہو کہ عمل کثیر احناف کے نزدیک مفسد صلاۃ ہے، فقہاء کرام نے عمل کثیر کی مختلف صورتیں بیان فرمائی ہیں، جو کام عادۃً دو ہاتھوں سے کیا جاتا ہو عمل کثیر ہے اگرچہ ایک ہاتھ سے ہی کر لیا جائے، اسی طرح ایک رکن کے بقدر میں تین مرتبہ مسلسل کوئی حرکت کرنا بھی عمل کثیر ہے، تین قدم مسلسل چلنا بھی عمل کثیر ہے اسی طرح ایسا عمل جس کی وجہ سے نمازی کو دور سے اچانک دیکھنے والا شخص نماز سے خارج سمجھے وہ بھی عمل کثیر ہے۔

سوال میں مذکور تمام صورتیں اگرچہ مکروہ ہیں جن سے احتراز لازم ہے لیکن عمل کثیر میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے مفسد صلاۃ نہیں ہیں۔

جبکہ ایک ہی رکن میں مذکورہ اعمال بلا وقفہ تسلسل کے ساتھ دھرانے سے عمل کثیر بن جائیں گے اور نماز فاسد ہوگی۔

کما فی الدر المختار: و یفسدها (کل عمل کثیر) لیس من اعمالها ولا لاصلاحها وفیه اقوال خمسة اصحها (ما لا یشك) بسببه (الناظر) من بعید (فی فاعله انه لیس فیها) وان شك انه

(جاری ہے)

فيها ام لا فقليل الخ۔

وفي الشامية: تحت (قوله وفيه اقوال خمسة اصحها ما لا يشك الخ) صححه في البدائع (الى قوله) القول الثاني أن ما يعمل عادة باليدين كثير وان عمل بواحدة كالتعمم وشد السراويل وما عمل بواحدة قليل وان عمل بهما كحل السراويل (الى قوله) الثالث الحركات الثلاث المتوالية كثير والا فقليل الخ۔ (ج/۱ ص ۶۲۴)۔

كما في الهندية: العمل الكثير يفسد الصلاة والقليل لا (الى قوله) (الاول) ان ما يقام باليدين عادة كثير وان فعله بيد واحدة كالتعمم (الى قوله) (والثالث) انه لو نظر اليه الناظر من بعيد ان كان لا يشك انه في غير الصلاة فهو كثير مفسد وان شك فليس بمفسد وهذا هو الاصح هكذا في التبيين الخ (ج/۱ ص ۱۰۱) والله تعالى اعلم بالصواب

كتبه: محمد عبد الله عفا الله عنه
دار الافتاء جامعه بنوريه عالميه سائٹ كراچی
۱۰/۳/۱۴۳۸ھ

الجواب صحيح
بنده نادر جان عفا الله عنه
دار الافتاء جامعه بنوريه كراچی
۱۱/۳/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء
۲۹۶۰۲
۱۲/۳/۱۴۳۸ھ

نائب رئيس
دار الافتاء جامعه بنوريه العالمية

12/12/16